

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

- 091002001 (1) توحید کا لغوی معنی ہے:
(الف) ایک ماننا (ب) اطاعت کرنا (ج) صفات ماننا (د) برابری کرنا
- 091002002 (2) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:
(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید الوہیت (ج) توحید اسماء (د) توحید صفات
- 091002003 (3) قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدہ توحید بیان کیا گیا ہے؟
(الف) الْکَوْثُرُ (ب) الْاِخْلَاصُ (ج) الْفَلَقُ (د) النَّاسُ
- 091002004 (4) شرک کا لغوی معنی ہے:
(الف) حصہ دار بنانا (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا
- 091002005 (5) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ میں نفی کی گئی ہے:
(الف) ذات میں شرک کی (ب) صفات میں شرک کی (ج) الوہیت میں شرک کی (د) اسماء میں شرک کی

اضافی معروضی سوالات

- 091002006 (6) لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں:
(الف) عقیدہ (ب) توحید (ج) شرک (د) شریعت
- 091002007 (7) وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے:
(الف) اللہ تعالیٰ (ب) فرشتہ (ج) جن (د) انسان
- 091002008 (8) اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے:
(الف) رسالت (ب) آخرت (ج) توحید (د) الوہیت
- 091002009 (9) کوئی شخص عقیدہ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر داخل نہیں ہو سکتا:
(الف) دائرہ اسلام میں (ب) دائرہ انسانیت میں (ج) دائرہ شریعت میں (د) دائرہ عبادت میں
- 091002010 (10) عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے:
(الف) قرآن مجید میں (ب) روایات میں (ج) آثار میں (د) تاریخ میں

- (11) سورة الاخلاص کا دوسرا نام (ب) التوحید ہے (ج) الکوث ہے (د) الکھف ہے 091002011
- (12) کس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے؟ (ب) الفیل (ج) الفلق (د) الاخلاص 091002012
- (13) عقیدہ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور حاصل ہے: (ب) نجات (ج) علمیت (د) عملیت 091002013
- (14) اس کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا: (ب) عقیقہ توحید (ج) آخرت (د) شریعت 091002014
- (15) اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، الوہیت، اسما اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے یہ عقیدہ کہلاتا ہے: (ب) عقیقہ توحید (ج) عقیقہ رسالت (د) عقیقہ بالکتاب 091002015
- (16) اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے: (ب) توحید الوہیت (ج) توحید عبادت (د) توحید اعلیٰ 091002016
- (17) اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے: (ب) توحید الوہیت (ج) توحید صفات (د) توحید اسما 091002017
- (18) اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا کہلاتا ہے: (ب) توحید صفات (ج) توحید اسما و صفات (د) توحید ربوبیت 091002018
- (19) جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ ارتکاب کرتا ہے: (ب) برائی کا (ج) برابری کا (د) شیطانیت کا 091002019
- (20) اس کے لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہراتا ہے: (ب) عقیقہ (ج) شرک (د) مشرک 091002020
- (21) کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا کہلاتا ہے: (ب) الوہیت میں شرک (ج) صفات میں شرک (د) افعال میں شرک 091002021
- (22) اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا ہے: (ب) ذات میں شرک (ج) افعال میں شرک (د) الوہیت میں شرک 091002022
- (23) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا ہے: (ب) صفات میں شرک (ج) ذات میں شرک (د) ربوبیت میں شرک 091002023
- (24) عقیدہ توحید کو ماننے والا شخص غیر متنازع اور: (ب) خوب صورت ہوتا ہے (ج) تنگ نظر ہوتا ہے (د) متعصب ہوتا ہے 091002024
- (25) عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں پیدا ہوتا ہے: (ب) تنگ نظری (ج) شرک (د) عجز و انکسار 091002025

091002026

(د) فرشتوں پر ایمان

(ج) عقیدہ آخرت

(ب) عقیدہ رسالت

(الف) عقیدہ توحید

(26) انسان میں صبر و قناعت و بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے:

091002027

(د) زندہ دل

(ج) بے قرار

(ب) پر امید

(الف) پر جوش

(27) عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان ہوتا ہے:

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	الف	5	الف	6	ب
7	الف	8	ج	9	الف	10	الف	11	ب	12	د
13	الف	14	ب	15	الف	16	ب	17	ب	18	ج
19	الف	20	ج	21	الف	22	د	23	ب	24	الف
25	د	26	الف	27	ب						

مشقی مختصر سوالات

091002028

1- شرک کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اُلُوہیت اور ان کے اسما و صفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدہ توحید کا انکار شرک ہے۔

091002029

2- شرک کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔

جواب: عقیدہ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اُلُوہیت اور اسما و صفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک کی اقسام: 1- ذات میں شرک 2- اُلُوہیت میں شرک

091002030

3- عقیدہ توحید کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔

جواب: 1- عقیدہ توحید کو ماننے والا شخص غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔

2- عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔

اضافی مختصر سوالات

091002031

4- عقیدہ توحید کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و

کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے نقصانوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے۔

5- عقیدہ توحید کی اہمیت واضح کریں۔

091002032

جواب: عقیدہ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدہ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔ قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

091002033

6- عقیدہ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: (۱) توحید ربوبیت (۲) توحید الوہیت (۳) توحید اسما و صفات

091002034

7- توحید الوہیت کی مختصر وضاحت کریں۔

جواب: توحید الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید الوہیت ہے۔

091002035

8- اسلامی عقائد میں پہلا اور اہم ترین عقیدہ کون سا ہے؟ مختصر وضاحت کیجیے۔

جواب: اسلامی عقائد میں سب سے پہلا اور اہم ترین عقیدہ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام تشریف لائے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدہ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

091002036

9- عبادت اور عمل کس عقیدے کے بغیر قبول نہیں ہوتے؟

جواب: عقیدہ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔

091002037

10- توحید ربوبیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

091002038

11- توحید ربوبیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمہیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ فرمائے گا، کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔ (سورۃ الزم: 40)

091002039

12- توحید اسما و صفات کی مختصر وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما و صفات میں یکتا اور نہ ماننا توحید اسما و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسما و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

جواب: اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا اُلُوہیت میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (سورة الشورى: 11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳- تفصیلی جواب دیں۔

جواب: عقیدہ توحید کا مفہوم

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے۔

عقیدہ توحید کی اہمیت

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدہ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدہ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ توحید قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ لَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (سورة الاخلاص: 1-4)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) آپ فرمادیجئے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (البقرہ: 255)

عقیدہ توحید احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے۔“ (مسند احمد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ (ﷺ) خاتم النبیین ﷺ اس کے رسول ہیں تو اللہ نے اس شخص پر دوزخ حرام کر دی۔ (بخاری)

عقیدہ توحید کی اقسام

1- توحید ربوبیت

توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ طَهُلٌ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَُمْ مِنْ شَيْءٍ ط

سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ٥ (سورۃ الزوم: 40)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمہیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ فرمائے گا، کیا تمہارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

2- توحید الوہیت

توحید الوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید الوہیت ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ٥ (سورۃ الکہف: 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

3- توحید اسما و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسما و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے

اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے اسی طرح وہ اپنے اسماء و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ لَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص: 4-1)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) آپ فرمادیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ (سورۃ الاخلاص: 4-1)

(سورۃ الشوری: 11)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: (ترجمہ) ”کوئی چیز اس کی مثل نہیں“

اللہ تعالیٰ ایسی صفات کاملہ کا مالک ہے جو کسی اور فرد میں موجود نہیں۔ وہ اپنے علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر غرض ہر صفت میں یکتا اور بے مثل ہے۔ جس میں جو صفت بھی پائی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

عقیدہ توحید کے اثرات

جو شخص عقیدہ توحید کو اختیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچ جاتا ہے، اس کی زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

غیرت اور بہادری

عقیدہ توحید والے شخص غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔

عجز و انکسار

عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔

وسعت نظری

عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔

صبر و قناعت، بلند ہمتی

عقیدہ توحید انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔

مساوات و برابری: مساوات اور برابری عقیدہ توحید انسانوں کے درمیان پیدا کرتا ہے اور ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔

عزت نفس

عقیدہ توحید انسان کو عزت نفس عطا کرتا ہے۔ اس عقیدہ کی روشنی میں انسان صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے جھکتا ہے اور اسی سے ڈرتا ہے۔ اب اس کی پیشانی انسانوں یا پتھر کی بے جان مورتیوں کے سامنے جھکنے کی ذلت سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

عمل صالح کی بنیاد

عقیدہ توحید پر ایمان، عمل صالح کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اگر دل میں ایمان کی روشنی موجود ہو تو عمل صالح ہوگا۔ نجات و فلاح کے

لیے ایمان اور عمل صالح دونوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ غرض یہ کہ عقیدہ توحید اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نیک اعمال بجالائے جائیں اور بُرے اعمال سے بچا جائے۔ سکون اور اطمینان

عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پر امید ہوتا ہے اور وہ پُرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

پرہیزگاری

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔ عقیدہ توحید کا ماننے والا یہ ایمان رکھتا ہے کہ اگر بندہ پوشیدگی میں کوئی جرم کر لے تو ممکن ہے لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جائے مگر اللہ تعالیٰ کی نظر سے نہیں چھپ سکتا۔ اس طرح وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

حاصل کلام

گویا کہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا اور اُس جیسا علم، قدرت یا ارادہ کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا، کسی دوسرے کو ازلی وابدی سمجھنا یا کسی دوسرے کو قادر مطلق تصور کرنا، یہ سب شرک ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو ہی منعم حقیقی سمجھا جائے اور اپنی عبادت و بندگی کا رُخ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا اپنی عملی زندگی میں کوئی شائبہ تک نہ رہنے دیا جائے۔

(2) عقیدہ رسالت



Online Lecture

ایمانیات و عبادات

☆ عقیدہ رسالت و عقیدہ ختم نبوت

publications.unique.edu.pk UGI.publications @uniquenotesofficial @Uniquepublications 0324-6666661-2-3

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091002044

(د) سیدھا راستہ دکھانا

(ج) مشہور کرنا

(ب) پیروی کرنا

(1) رسالت کا لغوی معنی ہے:

091002045

(د) پچاس

(ج) چالیس

(ب) تیس

(2) سورۃ الاحزاب کی کس آیت میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا واضح اعلان ہے؟

091002046

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ

(الف) حضرت نوح علیہ السلام

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

091002047

(4) تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

- (الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام
(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ

091002048

(5) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

- (الف) صاحب کتاب (ب) معصومیت (ج) آخری نبی ہونا (د) واجب الاطاعت

اضافی معروضی سوالات

091002049

(6) توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:

- (الف) رسالت کا (ب) تقدیر کا (ج) آخرت کا (د) ایمان بالملائکہ

091002050

(7) لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں:

- (الف) رسالت (ب) توحید (ج) آخرت (د) عقیدہ

091002051

(8) جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے:

- (الف) فرشتہ (ب) رسول (ج) صحابی (د) جن

091002052

(9) اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد کا درجہ ہے:

- (الف) آخرت (ب) تقدیر (ج) ایمان بالملائکہ (د) رسالت

091002053

(10) اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں:

- (الف) انبیاء کرام علیہم السلام (ب) جنات (ج) انسان (د) فرشتے

091002054

(11) ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا:

- (الف) اللہ تعالیٰ نے (ب) فرشتوں نے (ج) قرآن مجید نے (د) انبیاء کرام علیہم السلام

091002055

(12) انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی:

- (الف) رزق کی تقسیم (ب) ہدایت اور راہ نمائی (ج) موت و حیات (د) انسانیت کی تاریخ

091002056

(13) اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں:

- (الف) انبیاء کرام علیہم السلام (ب) فرشتے (ج) بادشاہ (د) اساتذہ

091002057

(14) تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہوتے ہیں:

- (الف) رسول (ب) معصوم (ج) خلیل اللہ (د) رحمۃ للعالمین

091002058

(15) تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں:

- (الف) انبیاء کرام علیہم السلام (ب) ملائکہ (ج) جنات (د) اولیاء کرام

091002059

(16) یہ منصب کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا:

- (الف) انسانیت (ب) بادشاہت (ج) نبوت (د) ولایت

091002060

(17) آپ کو بہت سے ایسے خصائص ملے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے:

- (الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

091002061

(18) آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے:

- (الف) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

091002062

(19) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں:

- (الف) عقیدہ توحید (ب) عقیدہ رسالت (ج) عقیدہ ختم نبوت (د) عقیدہ آخرت

091002063

(20) ”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔“

- (الف) قرآنی آیت (ب) حدیث نبوی ﷺ (ج) اقوال زریں (د) فقہی نکتہ

091002064

(21) ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص نہیں ہو سکتا:

- (الف) مسلمان (ب) انسان (ج) عیسائی (د) یہودی

091002065

(22) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں نبوت کے چھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا:

- (الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (د) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ج	3	د	4	د	5	ج	6	الف
7	الف	8	ب	9	د	10	الف	11	الف	12	ب
13	الف	14	ب	15	الف	16	ج	17	د	18	الف
19	ج	20	ب	21	الف	22	ج				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091002066

1۔ ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّاسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خاتم النبیین ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین

ﷺ ہیں۔

2- نبی کریم خاتم النبیین کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں۔
1- نبی کریم خاتم النبیین سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ

خاتم النبیین کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہی بنا کر بھیجا گیا ہے۔
2- آپ خاتم النبیین کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خاتم النبیین کی بعثت سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی واجب الاطاعت ہے۔

3- انبیاء کرام علیہم السلام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: 1- انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

2- انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسالت وہی ہوتی ہے یعنی منصب نبوت کسی خاص یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4- رسالت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: رسالت کے لغوی معنی پیغام رسائی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

5- رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔

جواب: اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدہ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ عقیدہ رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

6- عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔“ (جامع ترمذی 2219)

7- رسالت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: (ترجمہ) ہم نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

8- اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (سورہ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

091002074

9- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا خصوصی اعزاز کیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو امت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔

091002075

10- تکمیل دین اسلام کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدہ: 3)

091002076

11- ختم نبوت کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔

091002077

12- ختم نبوت کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔

جواب: ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، اسی لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002078

1- عقیدہ رسالت کی وضاحت کرتے ہوئے ختم نبوت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: عقیدہ رسالت

رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجتا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

رسالت کی خصوصیات

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدہ رسالت کا درجہ ہے۔ رسالت کی خصوصیات درج ذیل ہیں:-

ہدایت اور راہ نمائی

انبیاء کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔

پاکیزگی و پارسائی

انبیاء کرام علیہم السلام اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝ (سورة الفاطر: 24)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

وحی کی صورت میں علم و حکمت

اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام علیہم السلام کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

بشریت

نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے

ہیں۔

معصومیت

انبیا کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرا نہیں ہوتا۔

عطیہ الہی

انبیا کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسالت وہی ہوتی ہے، یعنی منصب نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

واجب اطاعت

انبیا کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ (سورہ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

تکمیل رسالت

انبیا کرام علیہم السلام کے اس سلسلے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیا کرام علیہم السلام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر رسالت کے سلسلے کی تکمیل ہو گئی ہے۔

ختم نبوت

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرمادیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہذا اب قیامت تک قرآن کریم اور سنت نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔

سابقہ شریعتوں کا نسخ

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب قرآن مجید نازل ہوئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو ایک کامل شریعت

دی گئی۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر دین کی تکمیل ہوئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔
قرآن مجید کی روشنی میں
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (سورۃ الاحزاب: 40)
ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خاتم النبیین ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔
احادیث مبارکہ کی روشنی میں
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:
”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔“ (جامع ترمذی 2219)

اجماع امت
آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔
منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد
ختم نبوت پر ایمان لانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، اسی لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے و ادوا کے خلاف جہاد کیا۔
(3) ملائکہ (فرشتے)

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

- (1) فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے:
(الف) اللہ تعالیٰ کی عبادت (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) رزق کی فراہمی
- (2) کرنا کاتبین کی ذمہ داری ہے:
(الف) انسانی اعمال لکھنا (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) وحی لانا
- (3) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے:
(الف) مٹی سے (ب) نور سے (ج) آگ سے (د) پانی سے
- (4) منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:
(الف) پیدائش کے وقت (ب) موت کے وقت (ج) قبر میں (د) حشر میں
- (5) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے:
(الف) صُور پھونکنا (ب) روح قبض کرنا (ج) اعمال لکھنا (د) رزق پہنچانا

اضافی معروضی سوالات

- 091002084 ملائکہ جمع ہے: (6)
(الف) مالک کی (ب) ملک کی (ج) ملکیت کی (د) مملکت کی
- 091002085 اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق جو ہمیں نظر نہیں آتی: (7)
(الف) ملائکہ (ب) جنات (ج) بشر (د) الناس
- 091002086 اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں: (8)
(الف) انسان (ب) جانور (ج) جنات (د) فرشتے
- 091002087 مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں: (9)
(الف) فرشتے (ب) انسان (ج) جانور (د) بشر
- 091002088 جنات کی تخلیق کی گئی ہے: (10)
(الف) پانی سے (ب) نور سے (ج) مٹی سے (د) آگ سے
- 091002089 فرشتوں کی تخلیق کی گئی ہے: (11)
(الف) نور سے (ب) مٹی سے (ج) آگ سے (د) پانی سے
- 091002090 انسان کی تخلیق کی گئی ہے: (12)
(الف) آگ سے (ب) نور سے (ج) پانی سے (د) مٹی سے
- 091002091 اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا: (13)
(الف) فرشتوں کو (ب) انسانوں کو (ج) حضرت حوا کو (د) انبیاء کرام علیہ السلام کو
- 091002092 اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے: (14)
(الف) نماز پڑھنا (ب) روزے رکھنا (ج) حج کرنا (د) فرشتوں پر ایمان لانا
- 091002093 مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن نہ ہوں: (15)
(الف) شکستہ دل (ب) حیران (ج) خوش (د) ناراض
- 091002094 اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سونپ رکھی ہیں: (16)
(الف) اولادیں (ب) ذمے داریاں (ج) مخلوقات (د) آسمانی کتابیں
- 091002095 انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں: (17)
(الف) کرنا کا تین (ب) منکر تکبیر (ج) ملک الموت (د) حضرت جبریل علیہ السلام
- 091002096 جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو کہا جاتا ہے: (18)
(الف) رضوان (ب) مالک (ج) کرنا کا تین (د) منکر تکبیر

091002097

(19) انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری ہے:

- (الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی
(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی
(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

091002098

(20) مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری ہے:

- (الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی
(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی
(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

091002099

(21) روح قبض کرنے کی ذمہ داری ہے:

- (الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی
(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی
(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

091002100

(22) قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمہ داری ہے:

- (الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی
(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی
(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

091002101

(23) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے:

- (الف) حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ
(ب) حضرت جبریل علیہ السلام
(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام
(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام

(24) حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو کہتے ہیں:

091002102

(الف) حدیث جبریل علیہ السلام (ب) حدیث قدسی (ج) حدیث قولی (د) حدیث تقریری

(25) اللہ تعالیٰ فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانے سے مراد ہے:

- (الف) اسلام (ب) ایمان (ج) احسان (د) تعلیم و تعلم

091002104

(26) اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے: کہلاتا ہے:

- (الف) احسان (ب) اسلام (ج) خلوص (د) ایمان

091002105

(27) ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں احساس رکھیں:

- (الف) عظمت کا (ب) اطاعت کا (ج) محبت کا (د) آخرت کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	ج	5	الف

د	10	الف	9	د	8	الف	7	ب	6
الف	15	د	14	الف	13	د	12	الف	11
ج	20	الف	19	د	18	الف	17	ب	16
ب	25	الف	24	ب	23	د	22	ب	21
						الف	27	الف	26

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091002106

1۔ ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: ملائکہ جمع ہے مملکت کی، جس کے معنی ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت و اطاعت الہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (سورة الانبياء: 20)

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے۔

091002107

2۔ حدیث جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔

جواب: حدیث جبریل سے تعلیم و تعلم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

- ۱۔ استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
- ۲۔ کمر اجتماعت میں استاد کے قریب بیٹھنا اور گوشہ کرنا۔
- ۳۔ استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
- ۴۔ واضح اور مختصر سوال کرنا۔

091002108

3۔ فرشتوں کی دو ذمہ داریاں لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں ”کراما کا تبین“ ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو ”مکرتکیر“ کہا جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

091002109

4۔ فرشتوں کی تخلیق کب ہوئی؟

جواب: فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح جنات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

091002110

5۔ حضرت جبریل علیہ السلام کن کی شکل میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس آتے تھے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔

091002111

6- فرشتوں کی دو خصوصیات لکھیں۔

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔
فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔

091002112

7- حدیث جبریل سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیث جبریل کہتے ہیں۔

091002113

8- اسلام اور ایمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔

091002114

9- احسان سے کیا مراد ہے؟

جواب: احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

091002115

10- فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔

جواب: فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف امور انجام دیتے ہیں۔

091002116

11- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قرب قیامت میں کن خدشات کا اظہار فرمایا تھا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قرب قیامت میں مادیت پرستی کے خدشات کا اظہار فرمایا تھا۔

091002117

12- چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں لکھیے۔

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری حضرت میکائیل علیہ السلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (مَلَكُ الْمَوْتِ) اور قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمہ داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

091002118

13- مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول کیوں ہوا؟

جواب: مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شکستہ دل نہ ہوں۔

09100211 9

14- فرشتوں کی نورانی تخلیق کس طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے؟

جواب: فرشتوں کی نورانی تخلیق مادیت پسند طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے امور میں فرشتے قبیل طور پر امور انجام دے رہے ہیں۔ لہذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

091002120

15- ”منکر نکیر“ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو ”منکر نکیر“ کہا جاتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002121

1۔ ملائکہ پر ایمان کے حوالے سے ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: ملائکہ (فرشتے)

ملائکہ جمع ہے ملک کی، جس کے معنی ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔

فرشتوں کی تخلیق کا مقصد

فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت و اطاعت الہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (سورة الانبياء: 20)

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سُستی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی نورانی تخلیق

فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح حیات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

فرشتوں پر ایمان لانا

فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف امور انجام دیتے ہیں۔ جیسے مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شکستہ دل نہ ہوں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قرب قیامت میں مادیت پرستی کے خدشات کا اظہار فرمایا تھا۔

فرشتوں کی ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں ”کراما کاتبین“ ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو ”منکر نکیر“ کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمہ داری حضرت میکائیل علیہ السلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (مَلَكُ الْمَوْتِ) اور قیامت کے لیے صور پھونکنے کی ذمہ داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دخیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیث جبریل کہتے ہیں۔

حدیث جبریل کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے آداب

- ☆ استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
- ☆ استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
- ☆ استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔
- ☆ تعلیم و تعلم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیش نظر رکھنا۔
- ☆ واضح اور جامع جواب دینا۔
- ☆ استاد کی جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
- ☆ واضح اور مختصر سوال کرنا۔
- ☆ ایسا سوال کرنا جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔
- ☆ سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- ☆ غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

مادیت پسند طبقے کے لیے دعوت فکر

فرشتوں کی نورانی تخلیق مادیت پسند طبقے کے لیے دعوت فکر ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے امور میں فرشتے غیبی طور پر امور سرانجام دے رہے ہیں۔ لہذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

فرشتوں پر ایمان لانے کے انسانی زندگی پر اثرات

1- نیک اعمال کا جذبہ

فرشتے انسان کو نیک اعمال کی طرف ترغیب دیتے ہیں۔ جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں تو انسان کے دل میں نیک اعمال کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

2- عظمت انسانی کا احساس

تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد فرشتوں کو انھیں سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔ یعنی انسان میں اپنی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ فرشتوں سے افضل ہے اور اشرف المخلوقات ہے اس لیے اسے سب سے زیادہ اطاعت گزار بھی ہونا چاہیے۔

3- نا اُمیدی کا خاتمہ

مشکلات میں انسان کو نا اُمیدی سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نازل فرماتا ہے تاکہ انسان کبھی رحمت الہی سے مایوس نہ ہو۔ فرشتوں پر ایمان سے نا اُمیدی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

4- نصرت الہی پر بھروسا

فرشتوں پر ایمان سے انسان کے اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین میں اضافہ ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام سے جہاد کے دوران فتح و نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ ضرور فرشتے نازل کرے گا۔ مسلمان زیادہ جذبہ اور خلوص سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

5- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر مضبوط ایمان

فرشتوں پر ایمان سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ انسان فرشتوں کو مخلوق اور اختیارات میں محدود سمجھتا ہے تو تو حید پر قائم رہتا ہے۔

6- موت اور قیامت کا تصور

فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کا موت اور قیامت کے بارے میں تصور پختہ ہو جاتا ہے کیوں کہ یہ فرشتے ہی موت اور قیامت کے فرائض پر مامور ہیں۔ اس سے انسان کو نیک اعمال کی طرف رغبت ملتی ہے۔

7- احساسِ ذمہ داری
فرشتے اللہ تعالیٰ کی انتہائی ذمہ دار مخلوق ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ذرہ برابر بھی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ اس سے انسانوں کے اندر بھی احساسِ ذمہ داری جنم لیتا ہے۔

8- فرشتوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیا ہے:
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۝ (البقرہ: 98)
ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں علیہم السلام کا اور جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا دشمن ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت الہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(4) گنپ سماویہ (آسمانی کتابیں)

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر 1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

0910 02122

کلمہ اللہ

(د)

روح اللہ

(ج)

ابولانبیاء

(ب)

(الف) خلیفۃ اللہ

(1)

091002123

حضرت اسحاق علیہ السلام

(ب)

حضرت اسماعیل علیہ السلام

(د)

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام

(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام

(2)

091002124

طواف

(د)

عمرہ

(ج)

حج

(ب)

(الف) روزہ

(3)

091002125

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

(ج)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

(د)

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

(4)

091002126

قرآن مجید

(د)

انجیل

(ج)

زبور

(ب)

(الف) تورات

(5)

اضافی معروضی سوالات

091002127

- (6) اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا:
- (الف) انسانوں کی ہدایت کے لیے
(ب) تسبیحات کے لیے
(ج) احکامات کے لیے
(د) عبادت کے لیے

091002128

- (7) چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انہیں کہتے ہیں:
- (الف) کتابچے (ب) صحائف (ج) مناجات (د) سماعیہ

091002129

- (8) آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے:
- (الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام (ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام

091002130

- (9) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی تشریف لائے وہ سب اولاد میں سے تھے:
- (الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام کی (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

091002131

- (10) مشرکین مکہ بھی خود کو کہتے تھے:
- (الف) ابراہیم (ب) اسماعیل (ج) مسیحی (د) یہودی

091002132

- (11) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے:
- (الف) اسرائیل (ب) اسرائیل (ج) کلیم اللہ (د) کلمۃ اللہ

091002133

- (12) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:
- (الف) زبور (ب) انجیل (ج) تورات (د) صحیفہ

091002134

- (13) اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی:
- (الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
(ج) حضرت نوح علیہ السلام نے (د) حضرت یونس علیہ السلام نے

091002135

- (14) حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام:
- (الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) مصحف

091002136

- (15) اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی:
- (الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت داؤد علیہ السلام

091002137

- (16) آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنہیں نبوت اور حکومت بیک وقت عطا کی گئی:
- (الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت سلیمان علیہ السلام
(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

091002138

(د) قرآن مجید

(ج) انجیل

(ب) زبور

(الف) تورات

(17)

091002139

(18) بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے:

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(د) حضرت یعقوب علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام

091002140

(19) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ہے:

(د) ابو ہریرہ

(ج) ابو تراب

(ب) ابو القاسم

(الف) ابن مریم

091002141

(20) آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے:

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام

091002142

(21) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:

(د) قرآن مجید

(ج) انجیل

(ب) زبور

(الف) تورات

091002143

(22) انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ عمل اور اطاعت ہے:

(د) تورات پر

(ج) زبور پر

(ب) قرآن مجید پر

(الف) انجیل پر

091002144

(23) ان کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں:

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(الف) حضور خاتم النبیین ﷺ

(د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

091002145

(24) جو لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں:

(د) دہریہ

(ج) اہل کتاب

(ب) کفار

(الف) مشرکین

091002146

(25) اگر ایک شخص اس پر عمل کر لے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا:

(د) قرآن مجید

(ج) انجیل

(ب) زبور

(الف) تورات

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	الف	3	الف	4	د	5	د
6	الف	7	ب	8	ج	9	ج	10	الف
11	الف	12	ج	13	الف	14	ب	15	د
16	الف	17	ج	18	ب	19	الف	20	ب
21	د	22	ب	23	الف	24	الف	25	د

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091002147

1۔ آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔

091002148

2۔ کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟

جواب: تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔

091002149

3۔ مشرکین اور اہل کتاب میں کیا فرق ہے؟

جواب: وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔ البتہ وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہر فطرت یا متقون کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

091002150

4۔ بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

091002151

5۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت بیک وقت عطا کی گئی۔

091002152

6۔ قرآن مجید میں کن صحیفوں کا ذکر ملتا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ اسی طرح حضرت شیت علیہ السلام اور حضرت ادیس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

091002153

7۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جدۃ الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔

091002154

8- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

091002155

9- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتاب کا مختصر تعارف لکھیے۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

091002156

10- قرآن مجید کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی آمد سے انبیاء کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی اتباع اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اور شریعت پر عمل کرنا ہے۔

091002157

11- آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں، البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کردی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

091002158

12- انسان کی کامیابی کس چیز میں ہے؟

جواب: انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔

091002159

13- چار الہامی کتابوں کے نام مع انبیاء کرام علیہم السلام تحریر کریں۔

جواب: ۱- تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ۲- زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ۳- انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ۴- قرآن مجید: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا۔

مشقی تفصیلی سوال

091002160

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

کتب ساویہ (آسمانی کتابیں) پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: آسمانی کتب پر ایمان

آسمانی کتب پر ایمان رکھنا بنیادی عقیدہ ہے۔ آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں پر نازل فرمایا۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

کتب ساویہ (آسمانی کتابیں)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انہیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ صُحُفٌ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفٌ الْآخِرَىٰ ۝ (سورۃ النحل: 18-19)

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔ اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جد انبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔ تینوں البہامی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انتہائی قابل احترام اور پہلے عظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا نسب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

مشہور آسمانی کتب

اللہ تعالیٰ نے کئی انبیاء کرام علیہم السلام پر آسمانی صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں، جن میں سے چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

- ☆ تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ☆ زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
 - ☆ انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ☆ قرآن مجید، حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا۔
- ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و جزا وغیرہ مشترک ہیں، البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

قرآن مجید نے پہلی تمام کتابوں کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں، بلکہ صرف قرآن مجید کے احکام و قوانین پر عمل کرنا ہی لازمی اور ضروری ہے۔ جن انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں۔

تورات

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

زبور

حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنہیں نبوت اور حکومت بیک وقت عطا کی گئی۔

انجیل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

قرآن مجید

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی کچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہو گئیں اب نجات کا واحد راستہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی اتباع اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

آسمانی کتابوں میں مشترک باتیں

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود ہیں: عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تین عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریق کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید برآں تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاق حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

آسمانی کتب میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید و رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا اور سزا وغیرہ مشترک ہیں۔ البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

تمام آسمانی کتابوں کو ماننا

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآن مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔ اگر ایک شخص قرآن مجید پر عمل کر لے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

حاصل کلام

ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے ساری دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن و سلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے ہمارا دین ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اعتدال کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

(5) عقیدہ آخرت

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

- (1) مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے: (الف) عالم برزخ (ب) عالم ارواح (ج) حشر (د) نشر
- (2) عقیدہ توحید و رسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے: (الف) فرشتوں پر ایمان (ب) آخرت پر ایمان (ج) تقدیر پر ایمان (د) آسمانی کتابوں پر ایمان
- (3) نشر کا معنی ہے: (الف) موت کے بعد زندہ کرنا (ب) حساب لینا (ج) شفاعت کرنا (د) روح قبض کرنا
- (4) حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے: (الف) منہ کے بل (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل
- (5) جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کے دائیں طرف ہوں گے: (الف) منہ کے بل (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل

091002165

- (الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اضافی معروضی سوالات

- 091002166 ایک کامل اور جامع دین جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے: (6)
 (الف) یہودیت (ب) مسیحیت (ج) اسلام (د) بدھ مت
- 091002167 اس پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے: (7)
 (الف) آخرت (ب) تقدیر (ج) عالم برزخ (د) حشر و نشر
- 091002168 قرآن مجید کا تقریباً حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے: (8)
 (الف) نصف (ب) ایک تہائی (ج) دو تہائی (د) مکمل
- 091002169 عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے: (9)
 (الف) انسانی عقل (ب) دولت (ج) جنت (د) جہنم
- 091002170 موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو کہتے ہیں: (10)
 (الف) حشر و نشر (ب) مقام محمود (ج) عالم برزخ (د) میزان
- 091002171 اس کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں: (11)
 (الف) برزخ (ب) میزان (ج) حوض (د) حشر و نشر
- 091002172 ”جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔“ (12)
 (الف) برزخ (ب) حشر و نشر (ج) میزان (د) قبر
- 091002173 اس کا معنی موت کے بعد زندہ کرنا ہے: (13)
 (الف) آخرت (ب) برزخ (ج) نشر (د) حشر
- 091002174 اس کا معنی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے: (14)
 (الف) قیامت (ب) حشر (ج) برزخ (د) میزان
- 091002175 حشر میں لوگوں کے جدا جدا ہوں گے: (15)
 (الف) مراتب (ب) لباس (ج) میزان (د) اعمال
- 091002176 اس کا معنی سفارش ہے: (16)
 (الف) حشر (ب) نشر (ج) برزخ (د) شفاعت
- 091002177 شفاعت کی قسمیں ہیں: (17)
 (الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ
- 091002178 شفاعتِ کبریٰ خصوصیت ہے: (18)
 (الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت نوح علیہ السلام کی
 (ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی

091002179

(19) شفاعت کبریٰ کا فائدہ ہوگا:

(الف) پوری انسانیت کو (ب) مسلمانوں کو (ج) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو (د) جنات کو

091002180

(20) زور اور زبردستی نہیں ہوگی:

(الف) حشر و نشر میں (ب) شفاعت میں (ج) اعمال میں (د) برزخ میں

091002181

(21) جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو روز قیامت عطا کیا جائے گا:

(الف) عصر (ب) برزخ (ج) محمود (د) کوثر

091002182

(22) ترازو کو کہتے ہیں:

(الف) میزان (ب) محمود (ج) کوثر (د) مقام

091002183

(23) اس سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں:

(الف) نماز (ب) اچھے اخلاق (ج) صدقہ (د) حج

091002184

(24) اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا ہوگا:

(الف) برزخ (ب) جنت (ج) جہنم (د) قیامت

091002185

(25) دو چیزیں ہیں جن سے دنیا بچائی جائے گی:

(الف) موت کو (ب) زندگی کو (ج) گائے کو (د) بکری کو

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف
6	ج	7	الف	8	ب	9	الف	10	ج
11	الف	12	د	13	ج	14	ب	15	الف
16	د	17	الف	18	د	19	الف	20	ب
21	د	22	الف	23	ب	24	ج	25	الف

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091002186

1۔ مقام محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعت کا معنی سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعت کبریٰ ہے۔ جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کی انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقام محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا مقام محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی 3148)

091002187

2- حوض کوثر کے بارے میں مختصر بیان کریں۔

جواب: ”کوثر“ جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم ﷺ کو روز قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین کی امت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مومنین کو حوض کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔

091002188

3- آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فرماں برداروں اور نافرمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری: 3244)

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلادیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، ان کا کھانا پینا بھی اذیت ناک اور ناقابل برداشت ہوگا۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنتیو! تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب تمہیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

اضافی مختصر سوالات

091002189

4- جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُیْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُوْنَ ۝

ترجمہ: اور اس میں تمہارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

091002190

5- میزان کے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟

جواب: میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

091002191

6- عقیدہ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے لکھیں۔

جواب: عقیدہ آخرت پر ایمان کے تقاضے یہ ہیں کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تاکہ ہم جنت کے مستحق بن سکیں۔

091002192

7- عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ۝

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ: 4)

091002193

8- عقیدہ آخرت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

091002194

9- عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا کیا موقف تھا؟

جواب: عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا موقف تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔

091002195

10- قرآن مجید میں آخرت کے بارے میں شبہات کا رد کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ط

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم: 27)

091002196

11- انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا کیوں تقاضا کرتی ہے؟

جواب: انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ غور و فکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیزگاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا؟ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جس عقل انسانی اس پر غور و فکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

091002197

12- عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟

جواب: موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان جاگ بھگ ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المؤمنون: 100)

091002198

13- عالم برزخ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔“ (جامع الترمذی: 2468)

091002199

14- حشر و نشر کی مختصر وضاحت کیجیے

جواب: نشر کا معنی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ ﷺ خاتم النبیین ﷺ کے واسطے سے دوسری طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

عندہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیاء کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔

091002200

14- شفاعت کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعت کبریٰ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقام محمود کہتے ہیں۔

091002201

15- شفاعت صغریٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعت صغریٰ سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام و ملائکہ، علماء و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

091002202

16- حوض کوثر کی صفات کے بارے میں حدیث بیان کیجیے۔

جواب: حوض کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوثر“ جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی تالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، ہر نف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوشبو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 8843)

091002203

17- میزان کے بارے میں آیت یا حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورہ الزلزال: 47)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔“ (سنن ابی داؤد: 4799)

091002204

18- جنت کے بارے میں حدیث قدسی کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: جنت کی خوب صورتی کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔

091002205

19- اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں کیا انجام ہوگا؟ حدیث کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلادیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھور دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ذرے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جہنمیو! تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب تمہیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

مشقی تفصیلی سوال

091002206

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ عقیدہ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: عقیدہ آخرت

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ: 4)

آخرت کی اہمیت

جہاں تک آخرت کے موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے تو قرآن مجید کا تقریباً ایک حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا موقف تھا کہ کیا زمین میں عیسٰی و نوح و ہود علیہم السلام کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي يَبْدُؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۝

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم: 27)

انسانی عقل کا تقاضا

انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ غور و فکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیزگاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور و فکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

آخرت کے مراحل

موت کے بعد کی زندگی میں انسان جن مراحل سے گزرتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عالم برزخ

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المؤمنون: 100)

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔ (جامع ترمذی: 2468)

حشر و نشر

نشر کا معنی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کا فرخت آزمائش میں ہوں گے اور منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔

مقام محمود اور شفاعت کبریٰ

شفاعت کا اعلیٰ مقام شہادہ ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعت کبریٰ ہے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقام محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا مقام محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی: 3148)

شفاعت صغریٰ

دوسری شفاعت صغریٰ ہے قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام و ملائکہ، علماء و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

حوض کوثر

”کوثر“ جنت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو روز قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی امت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مومنین کو حوض کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوض کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوشبو سے زیادہ مہلک والا ہے۔ (مسند احمد: 8843)

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن ہجو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء: 47)
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔“ (سنن ابی داؤد: 4799)

جنت اور جہنم

حساب کے بعد جنت اور جہنم کے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہار و جبار ہونے کا مظہر ہے۔

جنت کی خوبصورتی

جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُنَ النَّفْسُ كُلُّهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَا نَدُّ غُلُوقٌ (سورۃ حم السجدة: 31) ترجمہ: اور اس میں تمہارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

یہ جنت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنت کی خوبصورتی کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری: 3244)

بفرمانوں کا آخرت میں ٹھکانہ

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلادیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھوڑ دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جہنمیو! تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب تمہیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

حاصل کلام

جو شخص عقیدہ آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کو اپنا شعار سمجھتا ہے اور ہمہ وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لے کر آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اکثر مقامات پر یتیموں، یتیموں، بیواؤں، ناداروں، غربا و مساکین کی اعانت اور پرورش پر جنت میں اپنی ہمتاگی کا اعلان کیا ہے۔

(ب) عبادات

(1) نماز

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

- 091002207 (1) حدیث مبارک میں نماز کو قرار دیا گیا ہے؟
 (الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا حسن (د) جنت کا ستون
- 091002208 (2) پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:
 (الف) میل کا (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا
- 091002209 (3) باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے:
 (الف) تیس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے (د) اسی درجے
- 091002210 (4) عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے:
 (الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر
 (ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر
- 091002211 (5) باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:
 (الف) صلہ رحمی کی (ب) سخاوت کی (ج) نظم و ضبط کی (د) کفایت شعاری کی

اضافی معروضی سوالات

- 091002212 (6) نماز کو قرار دیا گیا ہے:
 (الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا حسن (د) جنت کا ستون
- 091002213 (7) دین کا ستون ہے:
 (الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج
- 091002214 (8) نماز کنجی ہے:
 (الف) مسجد کی (ب) جنت کی (ج) بیت اللہ کی (د) آخرت کی
- 091002215 (9) مومن کی معراج ہے:
 (الف) زکوٰۃ (ب) نماز (ج) نیت (د) عبادت
- 091002216 (10) نماز انگلیوں کی تعداد ہے:
 (الف) لوگوں کی (ب) مسلمان کی (ج) کافر کی (د) مومن کی
- 091002217 (11) پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے:
 (الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) جہاد

091002218

(د) حدیث

(ج) نیکی

(ب) نماز

(الف) عبادت

091002219

(د) زکوٰۃ

(ج) طہارت

(ب) رواداری

(الف) نماز

091002220

(د) طہارت

(ج) زکوٰۃ

(ب) نماز

(الف) جہاد

091002221

(د) روزہ کے لیے

(ج) زکوٰۃ کے لیے

(ب) جہاد کے لیے

(الف) نماز کے لیے

091002222

(د) مسجد میں نماز

(ج) باجماعت نماز

(ب) فرض نماز

(الف) نفلی نماز

091002223

(د) سکول

(ج) گھر

(ب) مدرسہ

(الف) مسجد

091002224

(د) نظم و ضبط

(ج) سنت

(ب) مدرسہ

(الف) سکول

091002225

(د) عبادت

(ج) جہاد

(ب) زکوٰۃ

(الف) نماز

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ج	4	الف	5	ج	6	الف
7	الف	8	ب	9	ب	10	د	11	الف	12	ب
13	الف	14	ب	15	الف	16	ج	17	الف	18	ج
19	الف										

مشقی مختصر سوالات

091002226

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

۱۔ وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (سورة النساء: 103)

ترجمہ: اسے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

091002227

2- نماز کی کوئی سی دوشرا اظہار کریں۔

جواب: 1- نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔

2- نماز کے لیے وقت مقررہ شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

091002228

3- مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔

جواب: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انہی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

091002229

4- پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نے کون سی مثال دی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ خاتم النبیین کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح جھڑکتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم 668)

091002230

5- نماز کی اہمیت اور فضیلت مختصر بیان کریں۔

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قرب الہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

091002231

6- فرض نماز کی بنیادی شرط لکھیے۔

جواب: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

091002232

7- باجماعت نماز کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری 645)

091002233

8- نماز عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنے کی فضیلت لکھیے۔

جواب: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشاء باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم 1491)

091002234

9- ارکان نماز کی ترتیب ہمیں کس بات کا درس دیتی ہے؟

جواب: جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، رکعت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب

کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکان نماز کی حد تک تیسب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

091002235

10- بلا عذر مسجد کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمائی ہے؟

جواب: حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گم راہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم: 254)

091002236

11- فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے روحانی اور جسمانی فوائد لکھیے۔

جواب: فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

091002237

12- نماز کے چند فوائد لکھیے۔

جواب: نماز ہم دردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳- تفصیلی جواب دیں۔

091002238

1- نماز پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: نماز

اسلام اپنے پیروکاروں کی پوری زندگی کو بنیادی عقائد کے سانچے میں ڈھالتے ہے۔ عبادات کا ایک نظام مقرر کرتا ہے جو نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج پر مشتمل ہے۔ نماز کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝ (سورة النساء: 103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

نماز کی اہمیت اور فضیلت

نماز چوں کہ دینی تربیت کا اہم ترین حصہ ہے اس لیے ہر امت پر فرض رہی ہے دل و زبان سے اللہ تعالیٰ کو معبود تسلیم کرنے کے بعد اس کے سب سے اہم حکم نماز سے انحراف ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کو معبود ماننے سے انکار کے برابر ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قرب الہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔ (مکتوٰۃ)

فرضیت اور پابندی وقت فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝ (سورة النساء: 103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔
نماز ادا کرنا اللہ رب العزت کی خوش نودی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

طہارت و پاکیزگی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے بہے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم 668)

نماز کے لیے بنیادی شرط

نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

نظم و ضبط / ارکان نماز کی ترتیب

جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرأت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

انفرادی نماز کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری 645)

قیام اللیل کا ثواب

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم 1491)

مسجد میں نماز کی اہمیت

مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے بھی باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی (خاتم النبیین ﷺ) کی سنت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی (خاتم النبیین ﷺ) کی سنت چھوڑ دو گے تو گم راہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم 254) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے تو نماز باجماعت کے لیے بلا عذر مسجد میں نہ پہنچنے والے افراد کے لیے فرمایا تھا کہ جو لوگ نماز کے لیے مسجد میں نہیں آتے اگر مجھے ان کے بیوی بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے گھروں کو آگ لگوادیتا۔ (صحیح بخاری)

نماز کے فوائد و ثمرات

بندگی کا احساس

اللہ تعالیٰ کے سامنے پانچ مرتبہ حاضری بندے کے دل میں بندگی کا احساس تازہ رکھتی ہے اور اس کی پوری زندگی تعمیل احکام الہی

کا عملی نمونہ بن جاتی ہے۔

جسمانی اور روحانی طور پر مضبوطی

گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر

مضبوطی رکھتا ہے۔

قرب الہی کا احساس

دن میں پانچ مرتبہ قرب الہی کا احساس ایک مسلمان کو گناہ کے کاموں سے روکتا ہے اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف اور غم دور کرتا ہے۔

مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ

فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی

اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

مجھے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات

مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ

دور سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انہی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

مسلمانوں میں اجتماعیت کا شعور

نماز باجماعت سے اور بظہور خاص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں اجتماعیت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

اخوت و محبت اور رواداری نماز ہمدردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

بے نمازوں کو ترغیب و تحریص

نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر بے نمازوں کو ترغیب و تحریص ہوتی ہے اور وہ بھی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

نماز کے لیے درج ذیل بنیادی شرائط ہیں

☆ جسم کا پاک ہونا ☆ لباس کا پاک ہونا ☆ ستر (جسم) کا ڈھانپنا

☆ نماز کا وقت ہونا ☆ قبلہ رو ہونا ☆ نیت کرنا

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں، تاکہ ہم نماز کے روحانی،

جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔



Online Lecture

ایمانیات و عبادات

☆ روزہ اور فوائد و ثمرات

publications.unique.edu.pk UGI publictions @uniquenotesofficial @Uniquepublications 0324-6666661-2-3

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091002239

(1) قرآن مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے:

- (الف) تقویٰ کا حصول
(ب) دوسروں سے ہمدردی
(ج) صدقات و خیرات کی کثرت
(د) غربا و مساکین کی امداد

091002240

(2) وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں:

- (الف) جس میں جھوٹ اور خلیش گونی شامل ہو
(ب) جس میں سحری نہ کی جائے
(ج) جس میں صدقہ و خیرات نہ کیا جائے
(د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

091002241

(3) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں:

- (الف) ہمدردی کے (ب) رواداری کے (ج) عفو و درگزر کے (د) گفایت شعاری کے

091002242

(4) مقررہ وقت پر سحر و افطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

- (الف) صبر و تحمل کی (ب) استقامت کی (ج) نظم و ضبط کی (د) صلہ رحمی کی

091002243

(5) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے:

- (الف) بھوک پیاس کا (ب) مالی پریشانی کا (ج) جسمانی مشقت کا (د) عزت نفس کا

اضافی معروضی سوالات

091002244

(6) روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے:

- (الف) زندگی میں (ب) ارکان اسلام میں (ج) عقائد میں (د) قرآن مجید میں

091002245

(7) قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے:

- (الف) نماز کے لیے (ب) زکوٰۃ کے لیے (ج) روزے کے لیے (د) حج کے لیے

091002246

(8) لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں:

- (الف) صوم (ب) صلوٰۃ (ج) زکوٰۃ (د) جہاد

091002247

(د) قربانی

091002248

(د) روزہ

091002249

(د) شعبان کو

091002250

(د) تراویح کو

091002251

(د) شعبان کے

091002252

(د) افطاری میں

091002253

(د) تیس دنوں کا

091002254

(د) حج کرنے سے

091002255

(د) غفو و درگزر کا

091002256

(د) جہاد کرنے سے

091002257

(د) روزے سے

(ج) روزہ

(ج) حج

(ج) محرم کو

(ج) شبِ معراج کو

(ج) رمضان المبارک کے

(ج) اعتکاف میں

(ج) بیس دنوں کا

(ج) زکوٰۃ ادا کرنے سے

(ج) نظم و ضبط کا

(ج) حج کرنے سے

(ج) حج سے

(ب) جہاد

(ب) زکوٰۃ

(ب) رجب کو

(ب) شبِ قدر کو

(ب) ربیع الاول کے

(ب) ثواب میں

(ب) پانچ دنوں کا

(ب) روزے رکھنے سے

(ب) رواداری کا

(ب) نماز باجماعت سے

(ب) زکوٰۃ سے

2 ہجری میں فرض ہوا۔

(الف) حج

(الف) نماز

(الف) لیلۃ القدر کو

(الف) شبِ برآۃ کو

(الف) محرم الحرام کے

(الف) عبادت میں

(الف) دس دنوں کا

(الف) نماز پڑھنے سے

(الف) تقویٰ کا

(الف) زکوٰۃ و صدقات سے

(الف) نماز سے

(9)

(10)

(11)

(12)

(13)

(14)

(15)

(16)

(17)

(18)

(19)

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	الف	6	ب
7	ج	8	الف	9	ج	10	د	11	الف	12	ب
13	ج	14	الف	15	الف	16	ب	17	ج	18	الف
19	د										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091002258

1- صوم کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جائے یا بیچ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتا ہے، اسے 'صوم' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

091002259

2- رمضان المبارک کے دو مسنون اعمال تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم: 2549)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ: 1769)

091002260

3- روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: ۱۔ روزے سے مسلمانوں میں ایثار و ہم دردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہم دردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اضافی مختصر سوالات

091002261

3- روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: روزے رکھنے سے جہاں اطمینان قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینہ آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

091002262

4- روزہ انسان کو پابندی وقت اور نظم و ضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

جواب: مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم و ضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

091002263

5- رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

جواب: روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غرباء، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

091002264

6- روزے کی فرضیت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورة البقرة: 183)

اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔
روزہ کن پر فرض ہے؟

091002265

سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد و عورت پر فرض ہے۔

091002266

سحر اور افطار کے اوقات کیا ہیں؟

091002267

طلوع فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہوتا ہے۔

روزہ افطار کروانے کا کیا اجر ہے؟

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ

برکے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی 8047)

091002268

لیلۃ القدر کی اہمیت مختصر لکھیے۔

نزل قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب

عزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔

091002269

رمضان المبارک میں مسلمان کیسے عبادت کرتے ہیں؟

رمضان المبارک میں مسلمان تلاوت کلام مجیدی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینہ قرآن مجیدی

تلاوت ماہر قاری اور حفاظ کرام کی امامت میں سنتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا

کرتے ہیں۔

091002270

صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا رمضان المبارک میں کیا معمول ہوتا تھا؟

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت میں کمر بستہ

ہو جاتے تھے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ازواج مطہرات نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی

کیا کرتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا

اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری 1903)

091002271

روزے کے طبی اور روحانی فوائد لکھیے۔

روزے رکھنے سے جہاں اطمینان قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا

سینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

091 002272

ہمیں رمضان المبارک کیسے گزارنا چاہیے؟

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی

مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر

کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002273

1۔ روزے پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: روزے کا لغوی معنی

عربی میں روزے کے لیے ”صوم“ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کا معنی ہے ”کسی فعل سے رک جانا، باز رہنا، پرہیز کرنا۔“ صوم کی جمع صیام آتی ہے۔

اصطلاحی معنی

ایسی فرض بدنی عبادت جس میں ہر بالغ، عاقل، صحت مند اور مقیم مسلمان صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر خواہشات نفس سے رک رہے روزہ کہلاتی ہے۔

روزے کا مفہوم

روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ ”صوم“ یا ”صیام“ استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتا ہے، اسے ”صوم“ یا ”صیام“ روزہ کہا جاتا ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت
ارکان اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اور قرآن حکیم کے مطابق یہ پچیس امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ روزہ 2 ہجری میں فرض ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورۃ البقرہ: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔
مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اولین مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

”جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔“

(سنن ابوداؤد: 2362)

سحری و افطاری کے اوقات

طلوع فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہوتا ہے۔ خود سحری و افطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔

سحری کرنے کی فضیلت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم: 1923)

افطار کروانے کی فضیلت
کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسبِ توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔
نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی: 8047)

رمضان المبارک میں فیوض و برکات

نزولِ قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان تلاوتِ کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینہ قرآن مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظِ کرام کی امامت میں سنتے ہیں۔
اعتکاف کی سنت

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے باہرکت مہینے میں نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت میں کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ازواجِ مطہرات نبی کریم ﷺ خاتم النبیین کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری: 1903)

روزے کے فوائد و ثمرات

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین کے فرامین کے مطابق ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے جانے والے روزوں کے فوائد درج ذیل ہیں۔
بیماریوں سے محفوظ

روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینہ آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
غریب اور ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل

روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غریب، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

نعمت و ایثار کی صفات

کم سے کم غذا پر اکتفا کی عادت، انسان میں قناعت و ایثار کی صفات پیدا کرتی ہے۔

نظم و ضبط کی پابندی
مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم و ضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہم دردی

روزے سے مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیزگاری، جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہم دردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہم دردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

نیکی اور تقویٰ کی فضا

روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خوش نودی

ہر سال ایک مہینا تک اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کی خاطر اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق کامیابی سے مکمل کر کے ضبط نفس کی وہ قوت حاصل ہو جاتی ہے، جس سے شیطان کی ہر ترغیب کا آسانی سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

باہمی یگانگت کے فروغ کا سبب

ایک ہی وقت میں پوری ملت اسلامیہ کا ایک عبادت میں مصروف رہنا باہمی یگانگت کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔ روزے کے مقاصد اور اثرات

روزے کے چند اہم مقاصد اور اثرات درج ذیل ہیں:-

1- رضائے الہی کا ذریعہ

روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا سب سے اہم ذریعہ ہے کیوں کہ حدیث قدسی ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (بخاری) روزے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا راز مضمر ہے۔

2- تقویٰ

روزے کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ اور دل کی پرہیزگاری ہے۔ تقویٰ اس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد دل کو گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے اور انسان نیک کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ روزہ سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور انسان پرہیزگار بن جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ) ”تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔“

(سورۃ البقرہ: 183)

انسان تمام برائیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ حرام سے نفرت کرتا ہے اور حلال چیزوں کو اپناتا ہے۔ یہ انسان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی علامت ہے اور اسی کی وجہ سے انسان میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے۔

3- ضبط نفس

حضور اکرم ﷺ نے اپنی خواہشات پر قابو پانے کو جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ (ترمذی) روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو نفس کو کنٹرول کرتا ہے اور تمام خواہشات بد سے بچاتا ہے۔ اس طرح انسان روزے کی وجہ سے برائیوں کے چنگل سے نکل جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ نفس انسان کا خاصہ ہے کہ اگر اس کی ایک ناجائز خواہش پوری کر دی جائے تو پھر وہ دوسری کے لیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ نفس کو ڈھیل ہی نہ دی جائے۔

4- جذبہ ہم دردی

جب انسان روزے کی حالت میں بھوکا ہوتا ہے تو اسے غریبوں کی بھوک، فاقے اور محتاجی کا احساس ہوتا ہے اور اس کے اندر جذبہ

ہم دردی پیدا ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کو عم خوار کی مہینہ قرار دیا ہے۔ (ابن خزیمہ)

5- قناعت پسندی

روزے کے باعث انسان قناعت پسند ہو جاتا ہے۔ وہ کم کھانے پینے لگتا ہے اور دوسروں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے اور اپنے حصہ میں سے دوسروں کو کھانا کھاتا ہے اور اس طرح اس میں ایثار کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان روزے کی وجہ سے قناعت و ایثار کا نمونہ بن جاتا ہے۔

6- قبولیت دعا

روزے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔ کیوں کہ روزہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بنا دیتا ہے۔ انسان برائیوں سے بچ نکلتا ہے اور محبوب بندوں میں شامل ہو جاتا ہے اور محبوب بندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

7- گناہوں کی بخشش

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”روزہ ڈھال ہے“ (بخاری) یعنی گناہوں اور برائیوں کے لیے ڈھال ہے خلوص دل سے روزہ رکھنے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ روزے انسان کی بخشش کا اہم ذریعہ بنتے ہیں۔ روزہ انسان کو غیبت، چغلی، جھوٹ، حرام خوری اور بدکاری سے بچاتا ہے۔

8- سادہ زندگی

روزہ ایسی عبادت ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی تمام تعیشت (عیش) کو چھوڑ دیتا ہے اور بالکل سادہ زندگی گزارتا ہے۔ اس طرح انسان کو اپنے غریب بھائیوں کی سادہ زندگی کا احساس ہوتا ہے اور مزہ بھی سادہ زندگی میں آتا ہے۔

9- خوف خدا

رمضان کے مہینے میں باقی مہینوں کی نسبت انسان زیادہ تقویٰ حاصل کرتا ہے اور اپنی چیز انسان میں خوف خدا پیدا کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان برائیوں سے بچ جاتا ہے۔

10- وقت کی پابندی

روزے انسان میں وقت کی پابندی کا احساس بھی اجاگر کرتے ہیں۔ انسان اپنے وقت پر سحری کرتا ہے اور وقت پر افطاری کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان کی زندگی میں نظم و ضبط مزید بہتر ہوتا ہے۔

11- طبی فوائد

روزہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ کھانے کی کثرت کی وجہ سے انسان کا نظام انہضام خراب ہو جاتا ہے اور روزے کی وجہ سے اس کی خوراک میں کمی آتی ہے۔ جس کی وجہ سے نظام انہضام کی بیماری کا علاج ہو جاتا ہے۔ مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں اور انسان جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: روزہ رکھا کرو، تن درست رہو گے۔ (طبرانی)

12- جسم کی زکوٰۃ

جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ بے شمار فاسد مادے انسانی جسم کے خارج ہوتے

ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز کی زکوٰۃ ہے، اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔“ (ابن ماجہ)

13۔ مشقت کی عادت

انسان روزہ رکھ کر دن بھر بھوک پیاس برداشت کرتا ہے اور اپنے روزمرہ کے تمام معاملات سرانجام دیتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر مشقت اور محنت کی عادت پروان چڑھتی ہے۔

14۔ روحانی مضبوطی

روزے سے انسان روحانی طور پر مضبوط ہو جاتا ہے۔ ضبط نفس اور تقویٰ کی وجہ سے انسان گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ شیطانی حملے اور وسوسے سے محفوظ رہتا ہے اور روحانی طور پر مضبوط ہو کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

15۔ شفاعت

خلوص نیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھے ہوئے روزے روز قیامت انسان کی شفاعت کریں گے اور اسے دوزخ کے عذاب سے بچا کر جنت کی دائمی نعمتوں میں لے جائیں گے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

(3) زکوٰۃ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

- (1) دین اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے:
- (الف) اختیاری نیکی کی (ب) نقلی صدقہ کی (ج) خیرات کی (د) فرض کی
- (2) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لوگوں کے خلاف اعلان جنگ فرمایا؟
- (الف) زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے (ب) فضول خرچی کرنے والوں سے
- (ج) حج کا انکار کرنے والوں سے (د) نماز کا انکار کرنے والوں سے
- (3) حدیث نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے:
- (الف) زکوٰۃ نہ دینے سے (ب) صلہ رحمی نہ کرنے سے
- (ج) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے (د) علم حاصل نہ کرنے سے
- (4) زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:
- (الف) عشر (ب) صدقہ (ج) فدیہ (د) ٹیکس

091002278

(الف) تجارت کا (ب) محنت کا (ج) گداگری کا (د) ملازمت کا

اضافی معروضی سوالات

091002279

(6) لغوی معنی پاک ہونا ہے:

(الف) زکوٰۃ (ب) صلوٰۃ (ج) جہاد (د) حج

091002280

(7) یہ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے:

(الف) صدقہ (ب) فطرانہ (ج) زکوٰۃ (د) صلوٰۃ

091002281

(8) زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک ہے:

(الف) فرض (ب) قرض (ج) سنت (د) مباح

091002282

(9) اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے:

(الف) ایک چیز پر (ب) دو چیزوں پر (ج) چار چیزوں پر (د) پانچ چیزوں پر

091002283

(10) ان کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

091002284

(11) جب لوگ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش ہو کر لی جاتی ہے:

(الف) صلوٰۃ (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

091002285

(12) اس کا لغوی معنی ”دسواں حصہ“ ہے:

(الف) عشر (ب) زکوٰۃ (ج) فطرانہ (د) فدیہ

091002286

(13) جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا حصہ ہے:

(الف) 2 فی صد (ب) 4 فی صد (ج) 6 فی صد (د) 10 فی صد

091002287

(14) جس زمین کو مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا حصہ ہے:

(الف) 3 فی صد (ب) 5 فی صد (ج) 7 فی صد (د) 8 فی صد

091002288

(15) فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے:

(الف) زکوٰۃ سے (ب) گداگری سے (ج) فدیہ سے (د) دولت سے

091002289

(16) گداگری رک جاتی ہے:

(الف) ٹیکس سے (ب) زکوٰۃ سے (ج) سود سے (د) فدیہ سے

091002290

(17) پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے منوثر بنانا ضروری ہے:

(الف) نظام صلوٰۃ کو (ب) نظام تعلیم کو (ج) نظام زکوٰۃ کو (د) نظام عدل کو

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	د	2	الف	3	الف	4	الف	5	ج
6	الف	7	ج	8	الف	9	د	10	الف
11	ج	12	الف	13	د	14	ب	15	الف
16	ب	17	ج						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091002291

1۔ زکوٰۃ و عشر کی فرضیت کی حکمت بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک رہا جو قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

عشر کا لغوی معنی ”عشواں“ ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِمْ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

091002292

2۔ زکوٰۃ و عشر میں فرق لکھیں۔

جواب: عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عشر زمینی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

091002293

3۔ اسلام کے معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ و عشر کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے دل سے دولت کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو روحانی سکون کا باعث بنتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرتی انصاف کو فروغ ملتا ہے جس سے دلوں میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

091002294

4۔ زکوٰۃ کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد انصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارف زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔

091002295

5۔ نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کی شرح تحریر کریں۔

جواب: نقدی اور مال تجارت پر اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

091002296

6۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان کے گلاں کاٹ دیتا۔
(صحیح بخاری: 1400)

091002297

7- زکوٰۃ کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔

جواب: زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔

091002298

8- عشر سے کیا مراد ہے؟

جواب: عشر کا لغوی معنی ”دسواں حصہ“ ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۝ (سورة الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

091002299

9- زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا کیا نقصان ہوتا ہے؟ حدیث کا ترجمہ لکھیے۔
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔“ (سنن ابن ماجہ: 4019)

091002300

10- اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت کی مختصر وضاحت کیجیے۔

جواب: اسلام کے معاشی میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

091002301

11- پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظام زکوٰۃ کو موثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

091002302

12- زکوٰۃ کے دو فوائد لکھیے۔

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

091002303

13- سونے اور چاندی کا نصاب زکوٰۃ کیا ہے؟

جواب: ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔

091002304

14- جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں۔

جواب: جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

091002305

15- زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد (ﷺ) (خاتم النبیین) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری: 8)

091002306

16- زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرُّسُلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النور: 56)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳- تفصیلی جواب دیں۔

091002307

1- زکوٰۃ و عشر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کا مفہوم

زکوٰۃ کا لغوی معنی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارف زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

عشر کا معنی

عشر کا لغوی معنی ”دسواں حصہ“ ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۝ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

عشر کا نصاب

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عشر زمین پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب

سونے اور چاندی کا نصاب

ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مال تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی حیثیت

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ غریب اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ لٹیلا جراثیم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری شرط

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

زکوٰۃ کے فوائد

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِمْوُ الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النور: 56)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) خاتم النبیین (ﷺ) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری: 8)

نظام زکوٰۃ کا نفاذ

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے عہد حکومت میں دیگر احکام اسلامی کے ساتھ نظام زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین (ﷺ) کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔

(صحیح بخاری: 1400)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔“ (سنن ابن ماجہ: 4019)

حاصل کلام

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔ پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظام زکوٰۃ کو موثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

(4) حج اور قربانی

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

- 091002308 (1) عمرہ ادا کرنا ہے: (الف) سنت (ب) واجب (ج) فرض (د) نفل
- 091002309 (2) حج کا رکن اعظم ہے: (الف) احرام باندھنا (ب) طواف زیارت (ج) وقف عرفہ (د) قربانی کرنا
- 091002310 (3) نبی کریم ﷺ نے فریضہ حج ادا کیا: (الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ
- 091002311 (4) عید الاضحیٰ کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے: (الف) صدقہ (ب) قربانی (ج) تلاوت (د) کھانا کھانا
- 091002312 (5) آٹھ ذوالحجہ کی احرام باندھتے ہیں: (الف) فجر کی نماز کے بعد (ب) ظہر کی نماز کے بعد (ج) عصر کی نماز کے بعد (د) مغرب کی نماز کے بعد

اضافی معروضی سوالات

- 091002313 (6) نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے قربانی کی: (الف) گائے کی (ب) اونٹ کی (ج) بکروں کی (د) دنبوں کی
- 091002314 (7) نبی کریم ﷺ نے عمرے ادا کیے: (الف) دو (ب) چار (ج) پچھ (د) آٹھ
- 091002315 (8) ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے: (الف) عمرہ (ب) حج (ج) نماز (د) روزہ
- 091002316 (9) بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے: (الف) زکوٰۃ (ب) جہاد (ج) حج (د) صلوٰۃ
- 091002317 (10) ایک جائز عبادت ہے: (الف) حج (ب) نماز (ج) زکوٰۃ (د) روزہ
- 091002318 (11) واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے: (الف) عمرہ (ب) حج (ج) صلوٰۃ (د) روزہ

091002319

(12) اس کی جزا عت کے سوا اور کچھ نہیں ہے:

(الف) زکوٰۃ (ب) صدقہ (ج) حج مبرور (د) عمرہ

091002320

(13) حج کرنے والا احرام باندھے:

(الف) آٹھ ذوالحجہ کو (ب) نو ذوالحجہ کو (ج) دس ذوالحجہ کو (د) گیارہ ذوالحجہ کو

091002321

(14) فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائے:

(الف) حج کرنے والا (ب) روزہ دار (ج) مجاہد (د) قربانی کرنے والا

091002322

(15) حج کرنے والا میدان عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو:

(الف) طلوع آفتاب کے بعد (ب) چاشت کے بعد (ج) ظہر کے بعد (د) غروب آفتاب کے بعد

091002323

(16) حج کرنے والا جب خوب روشنی پھیل جائے تو حجرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد کرے:

(الف) قربانی (ب) عمرہ (ج) حج (د) طواف

091002324

(17) حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے:

(الف) محافل (ب) نمازی (ج) حج کرنے والا (د) مسافر

091002325

(18) جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ قریب نہ آئے:

(الف) عید گاہ کے (ب) گھر کے (ج) مسجد کے (د) گوشت کے

091002326

(19) قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہو سکتے ہیں:

(الف) بکرے کی (ب) بھیڑ کی (ج) اونٹ کی (د) بٹے کی

091002327

(20) ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں:

(الف) حج و قربانی (ب) صلوٰۃ و زکوٰۃ (ج) جہاد و قتال (د) صدقہ و خیرات

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ج	3	الف	4	ب	5	الف
6	الف	7	ب	8	ب	9	ج	10	الف
11	الف	12	ج	13	الف	14	الف	15	د
16	الف	17	ج	18	الف	19	ج	20	الف

مشقی مختصر سوالات

091002328

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

۱۔ قربانی کے کوئی سے دو احکام تحریر کریں۔

جواب: ۱۔ عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جاسکتی۔

۲۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے،

مجازت ضروری ہے۔

091002329 حج اور عمرہ کے موقع پر حجاج کرام کن مقدس مقامات کے انوار و فیوض سے مستفید ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین

مکرمین یعنی حرم مکی اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے پٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں

کرتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔ حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ

محرمہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جس کا سیرت سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا

کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

091002330

۳۔ امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے حج کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: حج ملت اسلامیہ کے اتحاد اور اجتماعیت کا مظہر ہے۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ

تین پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے

ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے

اضافی مختصر سوالات

091002331

۴۔ حج کے کوئی سے دو مناسک تحریر کریں۔

جواب: حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوف عرفات، مزدلفہ میں قیام، جہرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف

کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

091002332

۵۔ حج و عمرہ کے بارے میں ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے

حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری 1773)

091002333

۶۔ قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ 3123)

091002334

۷۔ حج کی فرضیت کے بارے میں قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیے۔

جواب: حج ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ عَلٰى النَّاسِ حَاجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ (سورہ آل عمران: 97)
8- حج کی خصوصیت کی مختصر وضاحت کریں۔

091002335

جواب: حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں۔

091002336

9- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کتنے حج اور عمرے ادا فرمائے تھے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔

(جامع ترمذی: 931)

091002337

10- حج اور عمرہ کرنے والے کے بارے میں ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ: 2893)

091002338

11- تلبیہ مع ترجمہ لکھیے۔
جواب: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالْبَعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ
ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔

091002339

12- اجتماعی قربانی کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے۔
جواب: اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں بھی سات افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد متعین نہیں دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

091002340

13- قربانی کا فلسفہ مختصر لکھیے۔
جواب: قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

091002341

14- حج کرنے کے دو فوائد لکھیے۔
جواب: حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

091002342

15- زائرین خانہ کعبہ کی کیفیات تحریر کریں۔
جواب: حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حریم

شریفین یعنی حرم کی اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002343

۱۔ حج اور قربانی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

جواب: حج اور قربانی

حج ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط (سورۃ آل عمران: 97)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

جامع عبادت

حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ یک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں، حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوف عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو نکلریاں مارنا، قربانی کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

حج اور عمرہ کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نے ایک حج اور چار عمرے اور افرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔ (جامع ترمذی: 931)

گناہوں کا کفارہ

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے

حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 1773)

اللہ تعالیٰ کا مہمان

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے

والا حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے

پاک تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ: 2893)

حج کرنے کا مختصر طریقہ

حج کرنے والا آٹھ ذوالحجہ صبح کی نماز کی بعد احرام باندھے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا

ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔ اور تبلیہ کے درج ذیل الفاظ بلند آواز میں ادا کرے۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی یہ تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔

مناسک حج

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منی کے لیے روانہ ہو جائے۔ ظہر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور دو رکعت نماز فجر کے بعد منی سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔ مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔ غروب آفتاب کے بعد میدان عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔ پیدل جانا مستحب ہے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھے۔ رات مزدلفہ میں گزارے ری کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منی کی طرف روانہ ہو۔

رمی کا فریضہ

جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوالے یا کٹوالے، سر منڈوانے کے بعد وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا پھر قربانی کے دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ مکرمہ جا کر ”طواف زیارت“ کر لے، وقوف عرفات اور طواف زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے، وقوف عرفہ حج کا رکن اعظم ہے، وقوف مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی واجب ہے، آخر میں الوداعی طواف کرے، اس کے بعد مدینہ منورہ کا سفر کرے اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں کوشش کرے کہ مسجد نبوی (ﷺ) میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

قربانی

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ اور ان کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔ عید کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اسی بنا پر یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔

قربانی نہ کرنے پر سخت وعید: قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ 3123)

قربانی کی شرائط

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جاسکتی۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے بھی قربانی فرمائی تھی۔

اجتماعی قربانی

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں بھی سات افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد

متعین نہیں، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

قربانی کا فلسفہ

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں

س کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا چاہے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

اتحاد و یگانگت کے مظاہر

حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حرمین شریفین یعنی حرم مکہ اور حرم مدنی کی زیارت

حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرم مکہ اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔

حاصل کلام

حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔